Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۴ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۸ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۸ راپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۷۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۸ راپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل سے ہائی بلڈ پریشر کے باعث طبیعت بہت ناساز ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے، آمین۔

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

" میری چھوٹی بہن سیّدہ امۃ القدوس کا اپریشن ۲ راپریل کو مدراس میں ہوا ہے۔ تار کے ذریعہ مرزا وسیم احمد صاحب نے یہ اطلاع دی ہے کہ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ امۃ القدوس بیگم کو پوری صحت عطا فرمائے کسی قسم کا کوئی نقص باقی نہ رہے"

مکرم رشید احمد صاحب قریشی "لیور برادرز" رحیم یار خاں نے اپنی ہمشیرہ ثریا صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب آف لندن کے لئے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔ ان کی ہمشیرہ کچھ عرصہ سے گُردوں کی خرابی کی بناء پر بیمار چلی آرہی ہیں۔ ایک گُردہ تبدیل بھی کیا گیا تھا لیکن ایک ماہ سے پھر تکلیف ہو گئی ہے۔

احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ضروری اعلان

میٹرک کے امتحان دیر سے ختم ہونے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس اب مورخہ ۲۷ راپریل تا ۱۱ رمئی ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ۔ قائدین سے التماس ہے کہ سَو فیصد نمائندے بھجوائیں۔

(مہتمم تربیت)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو، یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے

جب تک کوئی صدق اور اخلاص کا کامل نمونہ نہیں دکھاتا لاف زنی سے کچھ نہیں بن سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ:۔

وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ مُّلٰقُوْہُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (بقرہ: ۲۲۴)

ترجمہ:۔ اور اپنے لئے کچھ آگے بھیجو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ تم اس کے رُوبرو ہونے والے ہو اور تُو مومنوں کو (اس دن کے بارے میں) خوشخبری دے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ (ترمذی)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سَو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام:۔

"عرصہ ہوا خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ۔ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو، کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کر لے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدّم کر لے۔ یہ صدی جس کے ۲۳ سال گذرنے کو ہیں گذر جائے گی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل میں سے کوئی نہ رہے گی اور اگر نکمّا ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صِدق سے لیا گیا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا۔ لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا......

تم اِس بات کو مت بھولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔ وہ بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے۔ امن میں تو وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچا فرماں بردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بُنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۲۴)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۰ر جمادی الاول ۱۳۹۹ھ
۸ر شہادت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجر بے حساب سے محروم کرنیوالی خرابی اور اس کا علاج

یوں تو ہر انسان کو جو چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی وہ بجا لائے اس کا اجر و ثواب ملتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ (الزلزال آیت ۸) سے ظاہر ہے۔ لیکن جس کا اجر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے وہ، وہ نیکی ہے جس پر انسان مداومت اختیار کرے۔ کوئی نیک عمل خواہ وہ بظاہر چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اگر اسے ایسی مستقل مزاجی سے بجا لایا جائے کہ وہ گویا انسان کی فطرتِ ثانیہ بن جائے تو پھر ایسے نیک عمل کا اجر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور انسان کی روحانی ترقی کا موجب بنتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک پسندیدہ وہ عمل ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے خواہ وہ عمل تھوڑا اور چھوٹا ہی ہو۔

لیکن بسا اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ انسان چھوٹی چھوٹی نیکیوں میں مداومت اختیار نہیں کرتا حالانکہ کسی چھوٹی نیکی پر اس طرح قائم ہونا کہ اُسے ترک کرنا ممکن نہ رہے چنداں مشکل نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی نیکیوں میں بھی وہ مداومت کیوں اختیار نہیں کرتا؟ اس کی وجہ غفلت ہوتی ہے۔ دنیوی نعمتوں اور آسائشوں کی بھرمار انسان کو نیکیاں بجا لانے سے غافل کر دیتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (المنافقون آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم کو تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ ایسا کریں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نیک اعمال بجا لانے میں مداومت اختیار نہ کرنا غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے اور غفلت پیدا ہوتی ہے دنیوی نعمتوں میں منہمک ہونے یا ان کے حصول میں سرگرداں رہنے سے۔ یہی چیز بہت سے لوگوں کو چھوٹی چھوٹی نیکیوں میں بھی مداومت اختیار نہیں کرنے دیتی اور وہ اس طرح اپنے آپ کو کبھی ضائع نہ ہونے بلکہ ہمیشہ بڑھنے والے اجر سے محروم کر لیتے ہیں۔

غفلت کا علاج یہی ہے کہ انسان خواہشات کی پیروی نہ کرے اور دنیوی نعمتوں میں حد سے زیادہ منہمک نہ ہو۔ یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے ہمیشہ رو بخدا رہنے نیز توبہ و استغفار اور دعاؤں میں منہمک رہنے سے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (ترمذی)

یعنی اللہ تعالیٰ سے قبولیتِ دُعا کی امید رکھتے ہوئے دعائیں کرتے رہا کرو اور یہ بات خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی غافل اور لاپرواہ شخص کی دعا کو قبول نہیں کرتا۔

حقیقت یہی ہے کہ مداومت عمل اور اس کے بے انداز اجر سے محروم کرنے والی چیز غفلت ہی ہوتی ہے اور غفلت سے بچنے کے لئے انسان کا ہمیشہ رُو بخدا رہنا اور توبہ و استغفار اور مسلسل دعاؤں سے کام لینا ازبس ضروری ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں اور استغفار کو دل کی غفلت کا بہترین علاج قرار دے کر ان سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ ان کو ایسے اسباب پیش آجاتے ہیں مثلاً ملازمت یا کوئی اور وجہ کہ ان کی عمر کا ایک بڑا حصہ ظلمانی حالت میں گزرتا ہے نہ پابندیٔ نماز کی طرف توجہ کرتے ہیں، نہ قال اللہ اور قال الرسول سُننے کا موقع ملتا ہے، کتاب اللہ پر غور کرنے کا ان کو خیال تک بھی نہیں آتا۔ ایسی صورت میں جب ایک زمانہ ظلمت کا گزر جاوے تو یہ خیالات راسخ ہو کر طبیعت ثانیہ کا رنگ پکڑ جاتے ہیں پس اُس وقت اگر انسان توبہ اور استغفار کی طرف توجہ نہ کرے تو سمجھو کہ بڑا ہی بدقسمت ہے۔ غفلت اور سُستی کا بہترین علاج استغفار ہے۔ سابقہ غفلتوں اور سُستیوں کی وجہ سے کوئی ابتلاء بھی آجاوے تو راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر سجدے اور دعائیں کرے اور خدا تعالیٰ کے حضور ایک سچی اور پاک تبدیلی کا وعدہ کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۰۱،۳)

اسی حقیقت کو حضور علیہ السلام نے ایک اور موقع پر واضح کرتے اور دعاؤں اور استغفار کو اپنا مستقل شعار بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال دے صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اُسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اُس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی محنت کو برباد کرتا ہے۔ اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مردن

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵)

تاجر اصحاب کو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے تاجر اصحاب کو خاص طور پر مخاطب کرکے فرمایا:۔

"اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں۔۔۔۔۔ لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سُستی دکھا رہے ہیں۔ ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کو بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۳ر مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے پیش نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جماعت ہائے احمدیہ کینیا کا جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مرزا محمود احمد صاحب مبلغ انچارج مغربی صوبہ کینیا۔

(۲)

میں احمدی کیوں ہوا

بعد ازاں مکرم محمد سلانو صاحب نے "میں احمدی کیوں ہوا؟" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ آپ پہلے عیسائی تھے اور بائیبل کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ نے باقاعدہ کورس بھی کیا۔ پھر بائیبل کے مطالعہ سے بعض بشارات اور پیشگوئیوں کا علم ہوا۔ ان کی وضاحت کے لئے کئی اکابرین سے بات ہوئی۔ لیکن جب ان کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ ملا تو مسلمانوں کی طرف رجوع کیا۔ مسلمانوں نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشگوئیاں ہیں۔ ان کے جواب سے مطمئن ہو کر مسلمان ہو گئے۔ لیکن سنی مسلمانوں کے علم، کتب، تشریحات سے بھی جب ان کی پیاس نہ بجھی۔ تو انہوں نے جماعت احمدیہ کا سواحیلی ترجمہ قرآن مجید خریدا۔ اس کے پڑھنے سے ان کی طبیعت سیر ہوتی گئی۔ قرآن اس قدر پڑھا کہ پہلا نسخہ بہت ہی پرانا ہو گیا پھر دوسرا خریدا۔ وہ بھی کثرت استعمال سے بوسیدہ ہو گیا۔ اور اب تیسرا نسخہ ہے جو ان کے زیر استعمال ہے۔ قرآن کریم پڑھتے ہوئے ہی احمدی ہو گئے۔ یاد رہے کہ یہ بزرگ ۱۹۷۰ء میں احمدی ہوئے تھے۔ اور ساٹھ سال کی عمر کے ہیں۔ اور اس وقت جماعت کے نہایت سرگرم رکن ہیں۔ جماعت کا کوئی کام ہو یا جماعت کے کسی کام کے لئے کہیں جانے کے لئے کہا جائے تو آپ نے سارے پروگراموں کو پس پشت ڈال کر فوراً تیار ہو جائیں گے ان کے ذریعہ سے کئی اور لوگوں کو بھی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

ان کے بعد مکرم رشید صاحب نے "حضرت عیسےٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بائیبل میں سے کئی دلائل دے کر وضاحت کی۔ کہ صلیب سے اتارے جانے کے وقت آپ زندہ تھے۔

ایک نو احمدی کا تعارف

بعدہ مکرم رمضانی کرواصاحب آف کاکامیگا (جو چند ماہ قبل بیعت کر کے معہ خاندان جماعت میں شامل ہوئے تھے) کو تعارف کے لئے سٹیج پر بلایا گیا۔ آپ نے اپنی مختصر سی تعارفی تقریر میں بتایا کہ آپ کینیا کے موجودہ پریذیڈنٹ جناب اراپ موئی کے نانڈی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلے بدھ مت کے پیرو تھے۔ ۱۹۵۸ء میں سنی مسلمان ہوئے اور گزشتہ سال ان کی ملاقات احمدی مبلغ مقیم کاکامیگا سے ہوئی۔ ان کی تبلیغ سے جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنی تقریر میں احباب پر زور دیا۔ کہ چندہ عام کی ادائیگی جماعت کی ترقی کے لئے نہایت ہی اہم ہے۔ احباب کو یہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ نیز انہوں نے بتایا کہ سرکاری ملازم ہونے کی وجہ سے وہ جلسہ میں صرف آخری روز شامل ہو سکے ہیں افسوس ہے کہ چھٹی نہ ملنے کی وجہ سے وہ جلسہ کے پہلے دن حاضر نہیں ہو سکے۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج صاحب نے ان کی جماعت میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے احباب کو بتایا کہ وہ ہمارے لئے نمونہ کے طور پر ہیں۔ چندہ عام ادا کرنے کی انہوں نے صرف تلقین ہی نہیں کی بلکہ عملاً وہ خود ہر ماہ ۴۰ شلنگ باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان کی شدید خواہش ہے کہ وہ اپنے والد صاحب کو جو ابھی تک بدھ مذہب میں ہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف مائل کر کے اپنے آبائی وطن میں ایک دارالتبلیغ قائم کریں۔ جس سے احمدیت کی وسیع تر تبلیغ ہو۔ کینیا کے چند دوسرے قبائل میں سے لوگ جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس قبیلہ میں سے یہ پہلا پھل ہے جو مسیح پاک علیہ السلام کو ملا ہے۔

معلم حسن رشید صاحب نے "جماعت احمدیہ کی ترقی" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم رمضان خلفان صاحب نے "معاشرتی زندگی" پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بہت سے واقعات سنا کر احباب جماعت کو حضور کے اسوۂ حسنہ کے قیام کی تلقین کی

ان کے بعد مبلغ السلام مکرم جناب چوہدری محمد عیسےٰ صاحب نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر نہایت اچھوتے انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ اسلام کے بہت سے فرقوں میں سے ایک فرقہ کا نام ہے۔ اس لئے ہمارے عقائد وہی ہیں جو اسلام کے عقائد ہیں۔ یعنی خدا واحد یگانہ ہے اور اس کی تمام تر صفات ازلی ابدلی ہیں۔ ان میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور قرآن کریم آخری شریعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

بعدہ ایلڈوریٹ کی جماعت کے ایک بزرگ دوست مکرم جناب محمد عارف صاحب بھٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ روحانی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مرد عورتیں اور بچے غرضیکہ ہر ایک حضور کے اس روحانی پروگرام کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے۔

الوداعی خطاب

محترم جناب امیر و مشنری انچارج صاحب کا الوداعی خطاب سوا ایک بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ اور کم و بیش پون گھنٹہ تک جاری رہا۔

حکومت کا شکریہ

آپ نے اپنے خطاب میں سب سے پہلے حکومت کا شکریہ ادا کیا جس نے ہر قسم کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ آپ نے کہا ہم دو دن سے یہاں لاؤڈ سپیکر لگا کر اپنا جلسہ کر رہے ہیں۔ حکومت کے کسی افسر نے آکر پوچھا تک نہیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور ہم نے نہایت امن و امان اور پرسکون فضا میں جلسہ کیا ہے۔ (یاد رہے کہ جلسہ کی اجازت کے لئے جب حکام بالا کو درخواست دی گئی تو اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ چونکہ جلسہ مسجد میں ہے اور مذہبی تقریب ہے اس لئے اس کی اجازت کی ضرورت نہیں)

سیکنڈری سکول

سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ سیکنڈری سکول کے لئے پلاٹ حاصل کیا جا چکا ہے۔ اور اس کی رجسٹریشن کے لئے کاغذات حکومت کے دفتر میں کارروائی کے لئے داخل کر دیئے گئے ہیں۔ کاغذات واپس ملنے پر سکول کی تعمیر انشاء اللہ شروع ہو جائے گی ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کے جملہ اخراجات (جن کا اندازہ دس لاکھ شلنگ ہے) کا بوجھ احباب جماعت اپنے کندھوں پر اٹھائیں۔ اور جلد ادائیگی کر کے تعاون کا ہاتھ بڑھائیں۔ اس موقعہ پر جناب امیر صاحب نے ہر صوبہ کی الگ الگ رقم کی تعیین کا اعلان بھی کیا نمائندگان جماعت نے پوری بشاشت سے تعاون کا یقین دلایا۔

قرآنی تعلیم کی برتری

آج کے اس آخری اجلاس میں خصوصاً امیر صاحب کی تقریر کے شروع ہوتے تک بہت سے غیر مسلم اور عیسائی بھی جلسہ میں آ چکے تھے وقت کی مناسبت سے آپ نے ماؤں کے بچوں کو دو سال تک دودھ پلانے کی قرآن کریم کی تعلیم کی مثال پیش کی۔ آپ نے بتایا کہ ستائیس سال قبل ڈاکٹروں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ماں بچے کو اپنا دودھ نہ پلائے۔ اس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اب ڈاکٹروں نے اس کے برعکس یہ کہنا شروع کیا ہے کہ مائیں بچوں کو ضرور دودھ پلائیں۔ دودھ نہ پلانے سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ نے کہا کہ انسانی عقل آج کچھ فیصلہ کرتی ہے اور کل کچھ۔ قرآن کریم نے جو غیر متبدل ہے۔ چودہ سو سال پہلے کہا تھا کہ مائیں بچوں کو دو سال دودھ پلائیں۔ اور اس کا یہ اعلان آج بھی ہے۔ اور قیامت تک بھی رہے گا۔ اسی طرح کئی اور مثالیں بیان کر کے آپ نے قرآنی شریعت کی برتری ثابت کی اور کہا کہ آج یہی دنیا کی نجات اور راہ نمائی کا ذریعہ ہے۔

وفات مسیح

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک لمبا عرصہ پہلے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر قرآن کریم کی روشنی میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ زندہ آسمان پر نہیں گئے دنیا اس وقت مخالفت کرتی تھی۔ لیکن آج آہستہ آہستہ آپ کی بیان فرمودہ باتوں کو تسلیم کرنے

مجبور ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے کینیا کے مسلمانوں کے چیف قاضی کی تازہ مثال بیان کی۔ آپ نے کہا کہ یہ صاحب پہلے مانتے آئے ہیں کہ حضرت عیسے علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور زندہ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں۔ اور آخری زمانہ میں پھر واپس تشریف لائیں گے۔ لیکن گزشتہ سال اکتوبر کے اپنے سواحیلی اخبار "حق کی آواز" (SAUTI YA HAKI) میں واضح طور پر قرآن کریم حدیث اور بعض دیگر کتب کے حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ قرار دیا۔ آپ نے کہا کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ حضرت احمد علیہ السلام کی جماعت میں تمام دنیا شامل ہو جائے گی۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بول بالا ہوگا

بعد ازاں آپ نے احباب جماعت کو بعض اور نصائح فرمائیں۔ سنی اور عیسائی دوستوں کا جلسہ میں آنے پر شکریہ ادا کیا۔ اور آخر میں لمبی پرسوز درد میں ڈوبی ہوئی دلی دعاؤں کے ساتھ احباب کو الوداع کہا۔ اور اس طرح سے یہ نہایت کامیاب اور بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

بیعت

جلسہ کے موقع پر ایک عیسائی نوجوان بیعت کرکے مسلمان ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے ثابت قدمی عطا فرمائے آمین

حرف آخر

آخر میں ان تمام لوگوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اس سلسلہ میں جلسہ سالانہ کا چندہ ادا کرنے والے احباب مقامی مستورات اور وہ مرد جنہوں نے نہایت محنت سے کھانا تیار کیا۔ اور مہمانوں کو کھانا کھلانے میں مدد کی۔ اور تمام معلمین جنہوں نے احباب جماعت اور اطفال الاحمدیہ کو جلسہ سالانہ میں لانے کے لئے نہایت محنت سے کام کیا۔ اور سب سے بڑھ کر مبلغ اسلام جناب چوہدری محمد عیسے صاحب جنہوں نے جلسہ کے جملہ انتظامات کو احسن طریق پر دن رات ایک کرکے تکمیل تک پہنچایا۔ اور خاکسار کی اہلیہ اور خصوصاً مکرم محمد عیسے صاحب کی اہلیہ صاحبہ دعاؤں کی خاص طور پر مستحق ہیں۔ جنہوں نے مہمان نوازی کے فرائض کو عمدگی سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرا لڑکا عزیزم محمد مسعود احمد صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں تھے۔ اور وہاں جماعت کے ایک سرگرم رکن ہونے کے علاوہ بطور سیکرٹری مال جماعت بھی خدمت ادا کرتے رہے بقضائے الٰہی مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا جنازہ فرانکفورٹ سے بذریعہ طیارہ لاہور اور پھر لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور حضور کی اجازت سے انہیں قطعہ شہداء میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت کے سایہ تلے جگہ دے

خاکسار:۔ مرزا محمد شفیع ۳۲۴ ریواز گارڈن لاہور

درخواست دعا

میری لڑکی ظل مریم کا بچہ عمر تین ماہ شدید بیمار ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ عبد اللطیف۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ فیصل آباد)

ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک سال ۷۹-۷۸ء کی عاملہ تشکیل نہیں کی۔ فوری طور پر عاملہ بنا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کلمۃ اللہ کی آمد ثانی

مکرم عبد الرؤف صاحب لودھی کوئٹہ

حال ہی میں سکرپچر گفٹ مشن کے سیکرٹری مسٹر ایچ بجنت کی جانب سے ایک پمفلٹ بعنوان "کلمۃ اللہ کی آمد ثانی" شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے متی، لوقا، یوحنا، مکاشفہ، اعمال، تھسلنیکیوں کرنتھیوں، فلپیوں، عبرانیوں وغیرہم سے حوالے دیکر یہ بتانے کی کوشش فرمائی ہے کہ:۔

۱۔ ابن آدم کو لوگ قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتا دیکھیں گے۔ (لوقا)

۲۔ اس وقت وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا (متی)

۳۔ جنہوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی اسے بادلوں کے ساتھ آتا دیکھیں گے (مکاشفہ)

۴۔ یسوع بھڑکتی ہوئی آگ میں آسمان سے ظاہر ہوگا۔ (تھسلنیکیوں)

۵۔ یسوع اسی طرح پھر آئے گا جس طرح اسے آسمان پر جاتے دیکھا گیا تھا۔ (اعمال)

۶۔ پھر اس وقت جو زندہ باقی ہوں گے وہ بھی ان کے ساتھ بادلوں میں اٹھائے جائیں گے۔ تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں۔ (تھسلنیکیوں ۱)

۷۔ خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ ایمان لانے والے زندگی پائیں (یوحنا)

وغیرہ

لیکن جب ہم نئے عہد نامہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں اسی میں اس قسم کے تخیلاتی عقیدہ کی تردیدیں بھی اکثر ملتی ہیں مثلاً۔

ا۔ یسوع کے آسمان پر جانے کی گواہی صرف لوقا اور مرقس سے ملتی تو ہے لیکن صحیح نہیں۔ باقی یوحنا اور متی دونوں اس بارے میں خاموش نظر آتے ہیں۔ سوچنے والی بات ہے کہ کسی اتنے عظیم انسان یا (بقول مسیحی حضرات) خدا کے اکلوتے بیٹے کا جسمانی حالت میں زندہ آسمان پر چڑھ جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ تو آخر کیا وجہ ہے کہ خصوصاً یوحنا اور متی نے ایسا کوئی ذکر ہی نہیں کیا

اور پھر یہ بھی عجیب سی بات ہے کہ اتنے عظیم واقعہ" کے رونما ہونے کی چشم دید شہادت کسی ایک نے بھی نہیں دی۔ حتیٰ کہ لوقا نے صرف اتنا ہی بتایا کہ

"وہ جدا ہوگیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔"

اسی طرح مرقس بھی یہی بتا کر خاموش ہوگیا کہ یسوع لوگوں سے" کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔ اگر مرقس کی اسی بات کو عینی شہادت مان بھی لیا جائے کہ یسوع کو واقعی آسمان پر جاتے دیکھا گیا تھا تب بھی دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کے داہنی طرف بیٹھے ہوئے کسی نے کس طرح دیکھ لیا؟

ان سب باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ یہ محض تمثیلی باتیں اور تخیلاتی نظریات تھے جو آج مادی رنگ پکڑ چکے ہیں۔

ب۔ یوحنا تو مسیح کے مع جسم آسمان پر جانے کا کسی صورت قائل نظر ہی نہیں آتا۔ جیسا کہ (بحوالہ لوقا) باب ا آیت ۳۱، اور باب ۲ آیات ۶-۷) سے بھی واضح ہے کہ یسوع اپنی والدہ مریم کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔ لیکن یوحنا کے باب ۳ آیات ۶ تا ۱۳ اور باب [illegible] سے تو ثابت ہوتا ہے کہ یسوع تو کیا کوئی بھی آسمان پر نہیں چڑھا۔ اور جسم آسمان پر جایا ہی نہیں کرتا۔

اس کے لئے ملاحظہ ہوں حسب ذیل حوالے۔

۱۔ "جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہے۔"
(یوحنا باب ۳۔ آیت ۶)

۲۔ "آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوا اس کے جو آسمان سے اترا۔ یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔"
(یوحنا باب ۳ آیت ۱۳)

۳۔ "اس نے ان سے کہا تم نیچے کے ہو میں اوپر کا ہوں تم دنیا کے ہو۔ میں دنیا کا نہیں ہوں۔"
(یوحنا باب ۸ آیت ۲۳)

۴۔ "کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں۔ کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں"
(یوحنا باب ۶ آیت ۳۸)

(۵) "اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟ زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں۔"

(یوحنا باب ۶ آیات ۶۲-۶۳)

اسی طرح کرنتھیوں ۲ کے باب ۱۲ آیت ۲ میں ہے کہ:۔

(۶) "میں مسیح میں ایک شخص کو جانتا ہوں چودہ برس ہوئے کہ وہ یکایک تیسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ نہ مجھے یہ معلوم کہ بدن سمیت نہ یہ معلوم کہ بغیر بدن کے۔ یہ خدا کو معلوم ہے۔"

یہ تو وہ حوالے ہیں جو سیدھے اور صاف الفاظ میں بتاتے ہیں کہ یسوع کا آسمان پر جانا تمثیلی یا روحانی رنگ میں تو قابلِ قبول ہو سکتا ہے لیکن جسمانی رنگ میں ہرگز نہیں کیونکہ یسوع کا اپنی والدہ کے بطن پاک سے پیدا ہونا ہی ثابت کرتا ہے کہ اس کی پیدائش جسمانی تھی تمثیلی یا روحانی یا تخیلاتی ہرگز نہ تھی اور یسوع خود بھی مجسم انسان تھے تو ان کا جسم کے ساتھ آسمان سے اترنے کا پھر کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یوحنا کے مطابق تو ان کے آسمان پر جا بیٹھنے کی صاف نفی ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں کرنتھیوں کے مطابق، بھی بات صاف ہے کہ یہ باتیں رؤیا اور مکاشفے کی ہیں۔ طرہ یہ کہ اس پر بھی یقین نہیں کہ آیا مسیح میں کا ایک شخص بدن سمیت آسمان پر اٹھایا گیا یا کہ بدن کے بغیر؟ مقصد یہ کہ رؤیا اور مکاشفے میں بھی جو کچھ نظر آیا وہ بھی شک و شبہ کی نذر ہو کر رہ گیا۔

اب ہمیں جناب ایچ بخت صاحب کے لئے یہ بھی دیکھنا ہے کہ یسوع کی آمد ثانی بروئے نیا عہد نامہ کس صورت کی ممکن ہے۔ متی کے باب ۱۶ آیت ۲۸ میں درج ہے:۔

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابنِ آدم کو اس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔"

اسی طرح مکاشفہ کے باب ۱ آیت ۷ میں ہے کہ:

"دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی اور جنہوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین بھر کے سب قبیلے اس کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ بے شک۔ آمین!"

(اسے بخت صاحب نے بھی درج کیا ہے)

اسی طرح اعمال کے باب ۱ آیات ۱۰-۱۱ میں بھی ہے کہ:۔

"یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح پھر آئیگا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے"

لیکن نہیں! متی کے باب ۱۱ آیت ۱۴ اور ۱۵ سے اس طرح کی جسمانی آمد ثانی کی صاف نفی ہوتی ہے یعنی وہاں درج ہے کہ:

"اگر چاہو تو مانو۔ ایلیا جو آنے والا تھا یہی ہے جس کے سننے کے کان ہوں وہ سن لے۔"

اب مسیحی حضرات اور بخت صاحب خود ہی انصاف کر کے سوچ لیں کہ ایلیا کی آمد ثانی کس رنگ میں اور کس جسم کے ساتھ ہوئی تھی؟ اگر ایلیا کی آمد ثانی روحانی رنگ میں اور کسی دوسرے جسم میں ہوئی تھی تو یسوع کی آمد ثانی بھی ویسی ہی طرز کی ماننی پڑے گی کیونکہ آمد ثانی کی یہ ایک ہی مثال قابل غور ہے یہ کوئی مسئلہ تناسخ بھی نہیں بلکہ سوال محض صفات و مقاصد کا ہے۔ اس بات کی شہادت صرف متی سے ہی نہیں ملتی بلکہ مرقس کے باب ۹۔ آیت ۱۳ سے بھی ملتی ہے۔ اسی طرح لوقا کے باب ۹ آیت ۱۹ سے بھی گواہی ملتی ہے۔

دراصل جس مسیح کا جناب بخت صاحب کو اور ان کے دیگر مسیحی بھائیوں کو اتنی شدت سے انتظار ہے وہ تو آ بھی چکا۔ اس کی گواہیاں زمین۔ آسمان۔ ستاروں، چاند اور سورج نے بھی دے دیں۔ جیسا کہ مرقس باب ۱۲ آیات ۲۴ تا ۲۶ میں ہے:۔

"مگر ان دنوں میں اس مصیبت کے وقت سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے اور جو قوتیں آسمان میں ہیں وہ ہلائی جائینگی اور اس وقت لوگ ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔"

اور جیسا کہ سورۃ القیٰمۃ میں ہے:۔

"وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔"

اسی طرح دسیوں احادیث و روایات بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مہدی کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو سورج گرہن لگے گا۔ (سنن دارقطنی صفحہ ۱۸۸)

اور حضرت مرزا صاحبؑ جنہیں ہم مسیح موعود اور مہدی معہودؑ مانتے ہیں ان کی تصدیق کے لئے یہ نشان الٰہی بھی ظہور میں آ چکا ہے یعنی ۱۸۹۴ء کے رمضان المبارک میں ٹھیک ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں کو بالترتیب چاند اور سورج گرہن لگ چکے ہیں جبکہ حضرت مرزا صاحبؑ اس سے چند سال پہلے ہی اپنے مثیل مسیح اور مہدی معہودؑ ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے۔ حالانکہ کسی ڈھکوسلے باز یا جھوٹے شخص کی تصدیق اللہ تعالیٰ اس طرح اپنے خاص فضل و کرم کے بغیر کبھی نہیں کیا کرتا اور ظاہر ہے کہ چاند اور سورج کا ایک ہی سن کے ایک ہی ماہ رمضان میں یوں گرہن لگنا کوئی انسانی بس کی بات نہیں ہو سکتی۔

قصہ مختصر۔ یہ بات تو اب پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ جس مسیح کا مسیحی حضرات انتظار کر رہے ہیں وہ تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں آ چکا ہے۔ لہٰذا مزید انتظار خود کرنا یا دوسروں سے کرانا عبث ہے۔

○

شکریہ تعزیت و درخواست دعا

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء کو ہمارا جواں سال لختِ جگر عزیزم لیاقت علی مبارک دریائے چناب میں حادثاتی طور پر اچانک ڈوب کر وفات پا گیا۔ اس موقع پر تمام عزیزوں رشتہ داروں دوستوں و احباب نے کثرت سے ہمارے گھر آ کر حسن سلوک، ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔ نیز حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنفسِ نفیس ازراہِ شفقت مرحوم کا جنازہ پڑھایا اور تدفین کے لئے قبرستان عام میں اجازت مرحمت فرمائی اور لواحقین سے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ یہ سب کچھ ہمارے غمگین دلوں کے لئے بہت ڈھارس کا موجب بنا ہے۔ ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم ان سب عزیزوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں جزاء دے فرمائے اور بیش بہا فضلوں سے نوازے۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(بیگم و چوہدری ولایت علی بھٹی آف ابوظہبی دارالرحمت وسطی ربوہ)

عشرہ وقف جدید ناصرات الاحمدیہ

چندہ وقف جدید کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے شروع ہو چکا ہے گویا اس پر تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اطفال الاحمدیہ نے یکم مئی سے ۱۰ مئی تک عشرہ وصولی وقفِ جدید مقرر کیا ہے۔ اسی عشرہ کو تمام لجنات اماء اللہ بھی ناصرات کے ساتھ منائیں اور پوری کوشش کریں کہ ہر ناصرہ کو اس لازمی چندہ میں جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصرات کے لئے دفتر اطفال کے نام سے مقرر فرمایا شریک کریں۔ بچیوں کو اس چندہ کی اہمیت واضح کر کے ان کو شریک کریں اور زیادہ سے زیادہ وصولی کریں تا آپس میں مسابقت کی روح پیدا ہو اور بچپن سے ہی سلسلہ کے لئے قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ ہر سال نئی بچیاں ناصرات میں شامل ہوتی ہیں ان کو ناصرات میں شامل کرنا اور پھر وقفِ جدید کی تحریک میں شامل کرنا آپ کا فرض ہے۔ تمام لجنات خواہ شہری ہوں یا دیہاتی اور ناصرات کی سیکرٹریان اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ اور وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقفِ جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے .... وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں ...."

کام میں وسعت تو تبھی پیدا ہو سکتی ہے کہ انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں ہر فرد واحد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول میں کامیاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعماء کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور اقدس کی خواہش کے مطابق ان کو نبھائیں۔ ساتھ ہی کے بارہ میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ زعماء کرام گزشتہ سال کے اسی مہینے سے مقابلہ کر کے معین اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں کہ وعدہ جات کی ادائیگی میں کس قدر اضافہ ہوا ہے۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ اطفال بسلسلہ امتحان

الفضل مورخہ ۱۳/۲/۷۹ میں مندرجہ اعلان کے جواب میں جن اطفال نے مقررہ سوالات کے جوابات سو فیصد درست دیئے ہیں ان کے اسماء بغرض دعا درج ذیل ہیں:-

(۱) عزیزم عبدالحی احمد ولد مکرم مبارک احمد صاحب ظفر تر گڑی ضلع گوجرانوالہ
(۲) عزیزم طارق بشیر ناصر۔ شریف منزل ۲۶/۲ دارالصدر شمالی۔ ربوہ۔
(۳) عزیزم مسعود احمد عارف ولد مکرم میاں عارف محمد صاحب۔ فیکٹری ایریا ربوہ

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو اطفال کے لئے خیر و برکت اور آئندہ بے شمار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین!

(وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

شکریہ احباب

خاکسار کی ہمشیرہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدنی مرحوم ۱۹ مارچ ۱۹۷۹ء کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب ربوہ نے ہمشیرہ مرحومہ کی تدفین اور دیگر امور میں مدد اور تعاون فرمایا بذریعہ خطوط اور خاکسار کے گھر تشریف لاکر تعزیت اور دلجوئی فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ان تمام حضرات کا دل کی انتہائی گہرائیوں سے ممنون ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جزائے خیر دے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین!

(مرزا نذیر احمد۔ برادرز کلاتھ ہاؤس گول بازار۔ ربوہ)

(۲) [illegible] ... ہوگیا ہے بے شمار دوستوں نے سندھ اور پنجاب سے آکر تعزیت کی اور ہمدردی کے خطوط لکھے۔ چونکہ ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں لہٰذا میں الفضل کے ذریعہ ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے نعم البدل عطا فرمائے آمین!

(محمد یونس اختر۔ نواب شاہ۔ سندھ)

درخواست ہائے دعا

(۱) [illegible] ... ہ صاحبہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ

قائدین خدام الاحمدیہ کے لئے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیئے اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں۔ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں .... اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنج وقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں جس کے نتیجے میں محنت کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۲۲ ر اپریل ۱۹۳۸ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں قائدین کرام جائزہ لیں کہ کیا ان کی مجلس میں مربی اطفال کا تقرر ہو چکا ہے اور کیا وہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ توجہ کریں

خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ایک رسالہ تشحیذ الاذہان شائع ہوتا ہے۔ جو احمدی بچوں کے کردار ڈھالنے کا ایک موثر ذریعہ ہے اس میں دینی اور معلوماتی مضامین شائع ہوتے ہیں جو لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یکساں مفید ہیں۔ وہ ناصرات الاحمدیہ جو اتنی مالی استطاعت رکھتی ہیں کہ خرید کر کتابیں پڑھ سکیں وہ ضرور اس رسالہ کی خریدار بنیں اور ہر ماہ اس کا ایک ایک لفظ پڑھا کریں تا ان کی دینی معلومات میں روز بروز اضافہ ہو۔ ماں باپ کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ جہاں وہ بچوں کے لئے سکول کی اور دوسری قصہ کہانیوں کی کتب خریدتے ہیں وہ یہ رسالہ ان کے نام لگائیں۔

ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال اور ناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی بھی ہوتا ہے اس سال کا عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ" ہے۔ یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل اور ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء تک دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو بھیج جانا چاہیئے۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ یا صدر لجنہ مقامی کی تصدیق کے ساتھ اس طرف بھی لجنات تحریک کریں کہ بچیاں مضمون لکھ کر مقابلہ میں شرکت کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی خوشی

محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد حسین صاحب سانگلہ ہل نے اپنے دو بچوں کے ختم قرآن کرنے کی خوشی میں مبلغ -/۱۰۰ روپیہ تعمیر مساجد کے لئے شکرانہ ادا فرمایا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین!

(حکیم محمود احمد معلم وقفِ جدید جماعت احمدیہ چک 91-A/10-R محمود آباد (ملتان)

(۲) خاکسار تقریباً ۵، ۶/۲ سے بستر علالت پر ہے۔ ایک حادثہ میں بیری بائیں ران کی ہڈی کئی انچ پھٹ گئی تھی۔ تب سے یہ احقر چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی۔ زعیم انصار اللہ۔ مریدکے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین مجالس سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کے نمائندے کے نام سے جلد تر مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطایا دہندگان برائے مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۰ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء

(۵)

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کے علاج وغیرہ کے لئے رقوم عطایا بھجوائی ہیں۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ہر شر اور بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

ڈاکٹر مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۹۱۔ مکرم نصیر احمد صاحب خلیل احمد صاحب۔ کریم بخش صاحب۔	کوئٹہ	۱۰۰ــــ۰۰
۱۹۲۔ " محمود احمد صاحب	"	۱۵ــــ۰۰
۱۹۳۔ " سید ناصر احمد صاحب گیلانی	"	۱۵۰ــــ۰۰
۱۹۴۔ مکرمہ جمیلہ اختر ملک صاحبہ	"	۱۰ــــ۰۰
۱۹۵۔ مکرم عبد السلام صاحب حفیظ برادرز	"	۲۰ــــ۰۰
۱۹۶۔ " میجر شاہد احمد صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۱۹۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ کھاریاں		۴۰ــــ۰۰
۱۹۸۔ مکرم ارشاد احمد صاحب باجوہ کریو گنور ضلع بدین		۱۰ــــ۰۰
۱۹۹۔ " میجر صفی اللہ صاحب	بہاولپور	۲۰ــــ۰۰
۲۰۰ " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۰۱ مکرمہ جمیلہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۰۲۔ مکرم محمد سلیم احمد صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۰۳۔ " محمد صفدر صاحب	"	۱۶ــــ۰۰
۲۰۴۔ " عنایت محبوب صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۰۵ مکرمہ زاہدہ جبین صاحبہ	"	۵۰ــــ۰۰
۲۰۶ " عزیز بیگم صاحبہ	گدو بیراج	۱۰ــــ۰۰
۲۰۷ " تسنیم بشریٰ مبارکہ صاحبہ	"	۲۰ــــ۰۰
۲۰۸ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ	"	۱۰ــــ۰۰
۲۰۹۔ " محمد ارشد صاحب انجم	"	۲۰ــــ۰۰
۲۱۰ " چوہدری نذیر احمد صاحب	جہلم	۲۰ــــ۰۰
۲۱۱ " محمد اسلام صاحب بھٹی	"	۱۰ــــ۰۰
۲۱۲۔ منجانب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم	"	۲۵ــــ۰۰
۲۱۳۔ مکرم محمد یار صاحب بلوچ چک نمبر ۴۵۵ گ۔ب۔	فیصل آباد	۵۰ــــ۰۰
۲۱۴۔ مکرمہ بیگم سیف اللہ صاحب چک نمبر $\frac{55}{2.L}$	اوکاڑہ	۱۰ــــ۰۰
۲۱۵۔ " ظل مریم صاحبہ مسجد فضل فیصل آباد		۸۱ــــ۰۰
۲۱۶۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب	مسجد فضل فیصل آباد	۱۵ــــ۰۰
۲۱۷۔ " فضل احمد صاحب	" " "	۱۰ــــ۰۰
۲۱۸ " چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	" " "	۱۵ــــ۰۰
۲۱۹ " عبد الباسط صاحب قمر	" " "	۱۰ــــ۰۰
۲۲۰ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ خالد سیف اللہ صاحب فیکٹری ایریا فیصل آباد		۱۰ــــ۰۰
۲۲۱ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب غلام محمد آباد	"	۱۱ــــ۰۰
۲۲۲۔ " رانا لطیف احمد صاحب	" " "	۱۲ــــ۰۰
۲۲۳ " [illegible] بشیرہ مرحومہ فیصل آباد		۱۲ــــ۰۰
۲۲۴ مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ میاں غلام احمد صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۲۵۔ مکرم خواجہ عطاء اللہ صاحب کریم آباد	"	۱۲ــــ۰۰
۲۲۶ " سفیر احمد صاحب	" "	۱۰ــــ۰۰
۲۲۷ " سیٹھ مقصود احمد صاحب	" "	۵۰ــــ۰۰
۲۲۸۔ مکرم صلاح الدین صاحب بٹ۔ سمن آباد	فیصل آباد	۲۰۵ــــ۰۰
۲۲۹۔ " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پیپلز کالونی	"	۱۰ــــ۰۰
۲۳۰۔ مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ	" "	۱۰ــــ۰۰
۲۳۱۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب	" "	۲۰ــــ۰۰
۲۳۲۔ " بشیر احمد صاحب بٹ ازاں اہلیہ مرحومہ پیپلز کالونی	"	۲۵ــــ۰۰
۲۳۳۔ " سعید احمد صاحب ناصر مع بچگان بٹالہ کالونی	"	۲۱ــــ۰۰
۲۳۴۔ مکرمہ سعدیہ طاہر شاہد فرحت مقصود صاحبہ پیپلز کالونی	"	۲۵ــــ۰۰
۲۳۵۔ مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم۔ جناح کالونی	"	۱۰۰ــــ۰۰
۲۳۶۔ " " لطف اللہ صاحب مرحوم " "	"	۱۰۰ــــ۰۰
۲۳۷۔ " ڈاکٹر خلیل احمد صاحب اوپل	گجرات	۴۰ــــ۰۰
۲۳۸۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری رحمت علی صاحب	"	۱۰۰ــــ۰۰
۲۳۹۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ارائیں	حیدر آباد	۳۵ــــ۰۰
۲۴۰۔ مکرمہ ثریا رشید چوہدری صاحبہ	"	۱۰ــــ۰۰
۲۴۱۔ مکرم نعمت اللہ خان صاحب جتوئی	"	۴۰ــــ۰۰
۲۴۲۔ مکرمہ بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب	"	۵۰ــــ۰۰
۲۴۳۔ مکرم غلام مصطفےٰ صاحب	"	۳۰ــــ۰۰
۲۴۴۔ " ملک سرفراز صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۴۵۔ " ڈاکٹر محمد یونس صاحب	"	۱۹ــــ۴۵
۲۴۶۔ مکرمہ سیدہ حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ	"	۲۰ــــ۰۰
۲۴۷۔ مکرم نثار احمد صاحب بشارتی	"	۱۰ــــ۰۰
۲۴۸۔ مکرمہ شیریں تالپور صاحبہ	"	۲۰ــــ۰۰
۲۴۹۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی	ربوہ	۱۵ــــ۰۰
۲۵۰۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ بذریعہ لجنہ مقامی	"	۱۰ــــ۰۰
۲۵۱۔ " حمیدہ بیگم صاحبہ " " "	"	۱۰۰ــــ۰۰
۲۵۲۔ مکرم سیکرٹری مال صاحب دار الرحمت شرقی	"	۲۹ــــ۰۰
۲۵۳ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ	سرگودھا شہر	۱۰ــــ۰۰
۲۵۴ مکرم زبیر احمد صاحب طاہر	"	۲۰ــــ۰۰
۲۵۵ " چوہدری مبارک احمد خان صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۲۵۶۔ " ملک عبید اللہ صاحب	"	۳۰ــــ۰۰
۲۵۷۔ " شیخ عبد اللطیف صاحب پراچہ	"	۲۰ــــ۰۰
۲۵۸۔ " صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب	ربوہ	۱۰ــــ۰۰
۲۵۹۔ " حضرت مولوی محمد الدین صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۶۰ " میجر محمود احمد صاحب	سرگودھا	۱۰ــــ۰۰
۲۶۱۔ " میاں احمد منصور صاحب نائب تحصیلدار	پیر محل	۷۵ــــ۰۰
۲۶۲۔ " بقاء الدین صاحب	کھیوڑہ	۱۰ــــ۰۰
۲۶۳۔ " چوہدری مبشر احمد صاحب ابن چوہدری نثار احمد صاحب چک نمبر ۹/۲ جنوبی حال جرمنی		۵۰۰ــــ۰۰
۲۶۴ " کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی	ایبٹ آباد	۲۵ــــ۰۰
۲۶۵۔ " میجر ظفر علی صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۲۶۶ " بشارت احمد صاحب	"	۱۰ــــ۰۰
۲۶۷ " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ	سکھر	۱۰۹ــــ۰۰
۲۶۸ " لطف المنان خان صاحب	دار الذکر لاہور	۳۰ــــ۰۰
۲۶۹۔ " نصیر احمد صاحب گورایہ راجگڑھ	"	۱۰ــــ۰۰
۲۷۰ " قاضی طاہر احمد صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۲۷۱ " عبد اللطیف صاحب انور ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ٹاؤن شپ لاہور		۲۵ــــ۰۰
۲۷۲۔ " محمد عثمان صاحب معرفت میجر محمد عبد اللہ صاحب مہار	لاہور چھاؤنی	۵۰ــــ۰۰
۲۷۳۔ " چوہدری تنویر احمد صاحب باجوہ	"	۲۵ــــ۰۰
۲۷۴۔ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میجر عبد اللطیف صاحب	"	۲۰ــــ۰۰
۲۷۵۔ مکرم رشید حسین صاحب	"	۱۰ــــ۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے موصیات

امراء کرام و صدر صاحبان جماعت بھی توجہ فرماویں

خواتین کی وصایا پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ تمام موصیات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کی وصایا کی منظوری کی بنیاد وہ مالی قربانی بھی ہے جو وصیت کرتے وقت انہوں نے پیش کی تھی۔ اگر بعد ازاں ان کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ یا آمد میں کوئی بھی تغیر ہو چکا ہو تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اب فوری طور پر نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ کو اپنا پورا پتہ مع زوجیت / ولدیت و وصیت نمبر لکھ کر اس تغیر سے مطلع فرمائیں تا نظر ثانی کے وقت ان کی اس اطلاع کو مدِ نظر رکھا جائے۔ یہ ہر موصیہ یا اس کے لواحقین کی ذمہ داری ہے کہ نظارت کو یہ اطلاع دیں۔

بصورت دیگر اگر باوجود کسی بھی تغیر یا تبدیلی کے اس کی اطلاع فوری طور پر دفتر وصیت کو نہ دی گئی تو بالکل ممکن ہے کہ بعد میں کسی وقت جب ان کی وصایا میں نمایاں قربانی کا عنصر مفقود پایا جائے تو ان کی وصایا کو کالعدم متصور کیا جائے۔

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے بھی التماس ہے کہ وہ اپنے صدر صاحب مجلس موصیان (سیکرٹری وصایا) کے ذریعہ اپنی جماعت کی ہر موصیہ تک یہ اطلاع پہنچا دیں اور کوئی موصیہ بھی اِس امر سے بے خبر نہ رہے۔

براہِ کرم اس کے بعد سیکرٹری وصایا نظارت ہٰذا کو اطلاع دیں کہ اِس ہدایت کی کما حقہٗ تعمیل کر دی گئی ہے اور ہر موصیہ کو اطلاع ہو چکی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

عقائد جماعتِ احمدیہ اور ہمارا عزم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا نہایت اہم ارشاد

جماعتِ احمدیہ کے عقائد اور ہمارے عزم کے متعلق نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء کا ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور پُر اثر اقتباس ۱۷" × ۱۲" سائز کے قیمتی کارڈ پر دلکش ڈیزائن میں بہت عمدہ اور دیدہ زیب کتابت و طباعت کے ساتھ شائع کیا ہے جس پر منارۃ المسیح کا ڈیزائن بھی بنا ہوا ہے۔ اِس قدر اہتمام اور نفاست و نظافت کے ساتھ اِس ارشاد کو شائع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ احباب اسے اپنے کمروں میں آویزاں کر سکیں تاکہ ہمارے عقائد اور ہمارا عزم جملہ احباب اور نئی نسلوں کے ذہنوں میں ہر وقت مستحضر رہے اور دوسرے دوست بھی ایک ہی نظر میں اُس سے مستفید ہو سکیں۔

قیمت بہت واجبی مقرر کی گئی ہے تاکہ سب ہی اس بیش قیمت تحفے کو حاصل کر سکیں اور کوئی احمدی گھر ایسا نہ رہے جس کے مختلف کمروں میں یہ آویزاں نہ ہو۔ بڑے سائز کا یہ خوبصورت، دیدہ زیب اور نہایت ہی مفید قطعہ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ سے ۵۰ پیسے فی قطعہ اور یکجائی طور پر پچاس روپے فی سینکڑہ کے حساب سے احباب اور جماعتیں حاصل کر سکتی ہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے!

زعماء اور ناظمین مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش

احباب کرام! ہمارا یہ زمانہ اب دھیمی چال چلنے کا نہیں بلکہ تیزی کے ساتھ دوڑنے کا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" میں یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ہر ایک نیکی کے کام میں ایک دوسرے سے آگے ہی آگے بڑھنے کی کوشش کرتا چلا جائے۔

ہمارا لائحہ عمل ہمارے سامنے ہے اس کے مطابق کہیں انصار و خدام باجماعت نماز کی پابندی میں ایک دوسرے سے آگے قدم بڑھا رہے ہوں تو کہیں حقوق العباد میں اسلامی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے سے بڑھ کر اعلیٰ نمونہ بننے میں مصروف ہوں۔

ہم کسی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں آپس میں حسنِ معاملگی، دیانت، امانت اور شفقت علی النّاس کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے چاہئیں۔

اِسی طرح تمام انصار اپنے اہل و عیال بالخصوص اپنی اولاد کی تربیت میں مسابقت کی رُوح دکھائیں اور اچھی تربیت کے مقابلہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

جملہ مجالس کے زعماء اور ناظمین اپنے اپنے ہاں ان نیک کاموں میں آگے بڑھنے کے لئے معیّن پروگرام تجویز کریں اور اپنی رپورٹوں میں بھی معیّن اعداد و شمار دینے کی عادت ڈالیں تاکہ مرکز کو اور خود آپ کو قطعی طور پر معلوم ہو سکے کہ آپ کی ترقی کی رفتار کیا ہے۔

یہ وہ چیز ہے جو ہماری اپنی اصلاح کا ہی موجب نہ ہوگی بلکہ دوسروں کو بھی گرویدہ کرنے کا باعث ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی کما حقہٗ توفیق مرحمت فرماوے۔ آمین ثم آمین

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۶ اپریل ۱۹۷۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیز محمود انور ملک کے نکاح ہمراہ عزیزہ غزالہ ناصر بنت مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم پشاور کا اعلان بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

عزیز محمود انور ملک حضرت عبداللہ خان صاحبؓ درویش کا نواسہ اور عزیزہ غزالہ ناصر مکرم میاں سراج الدین صاحب کی پوتی اور محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ امریکہ کی بھتیجی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے بہت بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(محمد اسمٰعیل ذبیح مولوی فاضل
جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ بنوں)

اسلام آباد کے سیکٹر
G.9 اور F.10 کے پلاٹوں کی فوری
خرید و فروخت کے لئے ہمیشہ
قریشی پراپرٹی سنٹر
82 K ظفر الحق روڈ راولپنڈی
سے رجوع کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی
خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ ۔ فون ۵۳۵